السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وتروں میں دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھنی چاہیے یا رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ باندھ کر یا کھلے چھوڑ کر اور تین رکعت وتر کی دو سلام سے پڑھتے وقت نیت کس طرح ہو؟ صرف قرآن وحدیث کے عین مطابق جواب دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱)۔۔۔ وتر میں قنوت رکوع سے پہلے بھی آئی ہے رکوع کے بعد بھی آئی ہے جیسا کہ نسائی شریف وغیرہ کتب حدیث سے صحیح طور پر معلوم ہوتا ہے یونی یہ دونوں امر جائز ہیں۔

البتہ میری تحقیق بخاری وغیرہ کی حدیث سے یہی ہے کہ اکثر طور پر وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھنی چاہیے اور فرض نماز میں رکوع کے بعد۔ لیکن حدیث کی رو سے دونوں باتیں وارد ہیں باقی اگر رکوع سے قبل قنوت پڑھے تو ہاتھ باندھ کر اور اگر رکوع کے بعد تو ہاتھ چھوڑ کر۔

(۲)۔۔۔ خاص طور پر وتر میں دعائے قنوت کے لیے نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث تا حال ایسی دیکھنے میں نہیں آئی جس میں یہ وارد ہو کہ اس میں آپ ہاتھ اٹھا کر پڑھا کرتے تھے یا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، البتہ فرض نماز میں قنوت پڑھنے کے لیے ہاتھوں کے اٹھانے کی حدیث صحیح۔ امام احمد کے مسند وغیرہ میں وارد ہے۔ لہٰذا مجھ سے جو پوچھتا ہے کہ وتر کی دعا قنوت میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں تو میں ان کو یہ جواب دیتا ہوں کہ جو کام فرض نماز میں جائز ہے وہ نوافل میں بھی جائز ہے جب فرض نماز میں قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھانے ثابت ہیں تو وتر جو صحیح مسلک قرآن وحدیث کے مطابق فرض نہیں ہے بلکہ نفل ہے تو اس میں بھی ہاتھ اٹھانے جائز ہوتے ہیں یونی اگر کوئی اٹھائے تو اس کو بھی جائز کہنا چاہیے البتہ اس کو ضروری یا نبی ﷺ کی واردہ سنت تصور نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وتر میں ہاتھ اٹھانے کے آثار ہیں لہٰذا میں تو اس کو صرف جائز سمجھتا ہوں اور ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ رکوع کے بعد قنوت پڑھتا ہوں اور ہاتھ بھی اٹھا لیتا ہوں۔ واللہ اعلم

(۳)۔۔۔ وتر کا طریقہ اکثر طور پر دو سلام سے ہی صحیح حدیثوں میں وارد ہے البتہ ایک سلام سے بھی حدیث میں آیا ہے لیکن اس صورت میں دوسری رکعت پر بھی تشہد کے لیے بیٹھنا نہیں ہے بلکہ تیسری اور آخری رکعت میں بیٹھ کر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے اور حدیث میں (سنن دار قطنی) وغیرہ میں یہ بھی آیا ہے کہ وتر کو مغرب نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔ لہٰذا اگر وتر ایک سلام سے پڑھے تو بیچ میں قعدہ نہ کرے، کیونکہ اس صورت میں وتر مغرب نماز سے مشابہ ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وتر قنوت سے مغرب نماز سے ممتاز ہو جائے گا۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ قنوت نازلہ نبی کریم ﷺ سے صحیح حدیثوں میں پانچوں فرائض ''جن میں مغرب بھی آجاتی ہے ''مں وارد ہے، لہٰذا قنوت سے وتر کی مغرب سے مشابہت ختم نہیں ہوگی یہ مشابہت صرف اس صورت میں ختم ہوگی کہ بیچ مں قعدہ نہ کیا جائے یا احناف جو دعائے قنوت پڑھتے وقت ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح مغرب سے مشابہت ختم ہو گئی یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ طریقہ محدثہ ہے، نبی کریم ﷺ سے اس طرح ثابت نہیں۔ باقی نیت رہی تو یہ ابتداء ہی میں پہلی رکعت کے شروع کرتے وقت تین رکعات ہی کی کی جائے گی رہا بیچ میں سلام کا تحلل تو یہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کی وجہ سے ہے اور ہم یہ کرتے بھی سنت کی وجہ سے ہی ہیں۔ ہمیں حکم بھی سنت کے اتباع کا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 333

محدث فتویٰ